© rasailojaraid.com

تبصرہ نگار: ع۔غ

تعارف وتبصرہ

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ کتابچہ نما رسالوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ (ادارہ)

مکالمہ بین المذاہب، افادات: مولانا ولی خان المظفر، صفحات: ۳۷۴۔ قیمت: درج نہیں۔

یہ کتاب ملک کی معروف دینی درسگاہ جامعہ فاروقیہ کراچی کے استاد حدیث اور شعبۂ ادب عربی کے انچارج ونگران مولانا ولی خان المظفر زید مجدہ کے ان لیکچرز اور دروس کا مجموعہ ہے جو انہوں نے مختلف افکار ونظریات اور ادیان ومذاہب کے تعارفی ومعلوماتی سلسلے کے طور پر جامعہ فاروقیہ کراچی میں درجہ عالیہ کے طلباء کو دیئے۔ مولانا کے ان دروس کو ان کے ایک شاگرد جناب بشیر احمد صاحب (فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی) نے ضبط کرکے مرتب کیا اور جامعہ فاروقیہ کراچی کے متخصص ادب جناب ناصر بن ابی سعید نے اس پر تخریج وتحقیق کا کام کیا، اس درسی تقریر میں ترمیم واضافے بھی کئے گئے، کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱- پہلا باب ''ادیان ومذاہب'' کے عنوان سے قائم کیا گیا ہے، اس باب کے تحت بعض اسلامی اصطلاحات اور دنیا کے نقشے پر نمودار ہونے والے مختلف مذاہب کا تعارف وتجزیہ پیش کیا گیا ہے، جن میں عیسائیت، یہودیت، تاؤمت، کنفیوشس مت، شنتوازم، بدھ مت، سکھ مت، جین مت، ہندومت اور مجوسیت وغیرہ شامل ہیں، ان مذاہب کے بنیادی عقائد ونظریات اور ان میں پائی جانے والی خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۲- دوسرا باب ''فرق ومکاتب'' کے عنوان سے ہے، اس کے ذیل میں تقریباً سو کے قریب قدیم وجدید اسلامی فرقوں اور مکاتب فکر کا تعارف پیش کیا گیا ہے، ان میں بعض وہ فرقے بھی شامل ہیں جو صرف نام کے اعتبار سے اسلامی ہیں وگرنہ جو انہوں نے عقائد ونظریات اختیار کیے ہیں، فقہاء کی نظر میں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتے ہیں، باب کی ابتداء میں بعض قدیم اسلامی فرقوں اور ان کی شاخوں کا مختصراً خاکہ بھی پیش کیا گیا ہے، جن میں رافضی، خارجی، جبری، قدری، جہمی اور مرجی فرقوں کی تفصیل آگئی ہے۔

۳- کتاب کا تیسرا باب ''افکار ونظریات'' کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں اسلامی وغیر اسلامی افکار ونظریات کی حامل شخصیات، تحریکات اور افق عالم پر رونما ہونے والی جدید اصطلاحات کا تعارف کرادیا گیا ہے، مثلاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کارل مارکس، لینن، سٹالن اور کاسترو، کون تھے؟ اخوان المسلمین، سنوسی تحریک اور فری میسن وغیرہ کسے کہتے ہیں؟ سوشلزم، نیشنلزم، سیکولرازم، کنفیڈریشن اور مارشل لاء وغیرہ کی کیا تعریفیں ہیں، یہ اور اس طرح کی دیگر معلومات کو اس باب کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔

۴۔''اشتات ومتفرقات''۔ یہ باب شخصیات وگروہوں کے بارے میں مختلف قسم کی معلومات پر مشتمل ہے، اور کئی الفاظ جو استعمالات میں معروف ہوتے ہیں لیکن ان کا پس منظر اور حقیقت وکنہ کا علم نہیں ہوتا، تلاش وجستجو کا ذوق رکھنے والا قاری ان کے پس منظر کو جاننے کے لئے علمی تشنگی محسوس کرتا ہے، ایسے زبان زد اور کثیر الاستعمال امور کی اس باب میں وضاحت کردی گئی ہے، مثلاً دین اکبری، سقراط، سیاسی پناہ، قلوپطرہ، مرہٹہ، مسیحا، لارڈ میکالے، ہنی بال، پیر پگاڑا، سلافیہ، ایفرو دیت وغیرہ کا تعارف اس میں شامل کیا گیا ہے۔

ہمارے سامنے یہ کتاب کا پہلا ایڈیشن ہے، اس کا دوسرا ایڈیشن اشاعت کے مراحل سے گزر رہا ہے اور اس کو مزید مفید بنانے کی کوشش وسعی جاری ہے، امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں کتاب میں موجود بعض تسامحات کی اصلاح بھی کردی جائے گی۔

کتاب کی طباعت واشاعت معیاری اور جلد بندی مضبوط ہے، یہ کتاب خوبصورت گیٹ اپ کے ساتھ مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

تحقیقی مقالات کی ترتیب، تدوین وتیاری کے اصول، مصنف: پروفیسر ڈاکٹر احمد شلبی ازہری، مترجمین: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن، پیشکش: مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، ہیڈ آفس: 162 سیکٹر 8/L، اورنگی ٹاؤن کراچی، صفحات: ۱۸۸۔

ڈاکٹر احمد شلبی ازہری مصر کے رہنے والے ایک اسکالر تھے، انہوں نے لندن اور کیمبرج یونیورسٹیز سے تعلیم حاصل کی تھی، بعد ازاں جامعہ ازہر، دارالعلوم قاہرہ مصر، لندن یونیورسٹی، کیمبرج یونیورسٹی، ان کے علاوہ سوڈان ملائشیا اور لیبیا کی یونیورسٹیوں میں وہ تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے، یورپ سے وطن واپسی پر انہوں نے سب سے پہلے ''كيف تكتب بحثاً أو رسالةً، دراسة منهجية'' کے نام سے مقالہ نگاری کی ترتیب وتدوین اور اصول وضوابط سے متعلق ایک کتاب تالیف کی تھی، جو مؤلف کی قدآور شخصیت اور اپنے بلند معیار کی بناء علمی دنیا میں بہت مقبول ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب کی تالیف میں جن چار بنیادی مآخذ سے استفادہ کیا ہے، ان میں ایک وہ کتابیں ہیں جو انگریزی میں اس موضوع پر لکھی گئی ہیں، دوسرا لندن اور کیمبرج یونیورسٹی میں اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل اساتذہ کے لیکچرز اور ہدایات جنہیں مصنف نے اس وقت نوٹ کرلیا تھا، تیسرا ذاتی تجربات جو

© rasailojaraid.com